ماشاء الله لا قوة الا بالله

ہدایۃ الاول فی بیان مسائل حج البدل

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۳ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بعد حمد و نعت کے جاننا چاہیے کہ حج بدل یعنی غیر کیطرف سے حج چونکہ اکثر لوگ کیا کرتے ہین اور اسکے
مسائل سے ناواقف ہوتے ہین اور اس باعث سے کتنی شرطین جو کہ اسمین ضروری ہین اونسے فوت ہوجاتی ہین
اور اس سبب سے حج بدل کہ وہ جسکی طرف سے کرتے ہین اوسکا تو بالکل ادا ہی نہین ہوتا اور اون پر شرعاً
ضمان لازم آتا ہے یعنی جسقدر روپیہ مال حج بدل کرنے کے واسطے لیتے ہین وہ سب اونکو واپس کرنا
شرعاً آتا ہے تو اس جہت سے راجی رحمتہ ربہ الہادی مسکین محمد عبد الحق ابن الشیخ المولوی شاہ محمد
الہ آبادی عاملہما اللہ تعالیٰ بفضلہ العمیم واسطے خیر خواہی بھائیون مسلمانون کے یہ رسالہ لکھا ہے
بیان مین مسائل ضروریہ حج بدل کے کتب معتبرہ سے جیسے منسک کبیر و متوسط و مسلک متقسط و فتاوی
ہندیہ و در مختار و رد المحتار و طحطاوی و طوالع الانوار و منتقی وغیرہ تاکہ لوگ اس سے بخوبی واقف ہوجاوین
اور حج غیر کیطرف سے کرنے مین کسیطرح کا شرعاً قصور نہ کرین اور مواخذہ آخرت مین گرفتار نہووین اور
نام اس رسالے کا نہایۃ الامل فی بیان مسائل الحج البدل ہے خداوند کریم قبول فرمائے
اور نفع عام بخشے بفضلہٖ و منہٖ اور اپنے کرم سے اسکے لکھنے والے کو اور جو کہ اسکے لکھنے کے باعث
ہوئے ہین اونکو اور جو اس رسالے کو لکھے پڑھے سنے دیکھے اور اوسکو ترویج دے بخشدے و بلا حساب
و بلا عذاب و عتاب جنۃ الفردوس مین داخل فرماوے آمین یا کریم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ
محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین ؛ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؛ سو

اب جاننا چاہیے کہ جس شخص پر حج فرض ہوا اور وہ قدرت رکھتا تھا اپنے آپ حج کرنیکو نکلی اور پھر حج کے واسطے نہ نکلا اور جس سال کہ اوسپر حج فرض ہوا اوس سال کے نکلنے مین اوسنے تقصیر کی اور موت اوسکو آن پہونچی یا کہ خوف اوسکو موت آجانے کا ہوا تو واجب ہی اوسپر کہ وصیت حج کروانے کی اپنی طرف سے کرجاوے کہ بعد میری موت کے میری طرف سے حج کیا جاوے اور اگر وہ مرجاویگا بغیر وصیت کے تو وہ گنہگار ہوگا اسمین کسیکا خلاف ہی نہین ہی اور اگر وہ اوسی سال کہ حج جس سال اوسپر فرض ہوا حج کرنے کے واسطے نکل کھڑا ہوا اور وہ رستے مین مرنے لگا تو اوسپر وصیت حج کروانے کی واجب نہین ہی کیونکہ اوسکی طرف سے کچھ تاخیر اسمین نہین ہوئی اور نہ کچھ تقصیر اوس مین اوس سے واقع ہوئی مگر ہان اسصورت مین اگر وہ وصیت کرے تو مندوب ہی اور اگر کسی پر حج فرض ہوا اور وہ بغیر وصیت مرگیا تو اسصورت مین اوسکے وارث پر کچھ لازم نہین ہی کہ اوسکی طرف سے خود حج کرے یا اور کسی سے کرادیوے مگر ہان اگر اوسکی طرف سے خود حج کریگا یا اور کسی سے کروادیگا تو یہ نہایت ہی مندوب ہی اور جب کہ میت مین کوئی وارث یا کوئی اجنبی ہی اوسکی طرف سے حج کریگا تو حج فرض اوسکا اوسکے ذمے سے ساقط ہوجاویگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جو شخص قدرت حج کی رکھتا تھا اور سب شرطین اوسمین موجود تھین پھر وہ معذور ہوا خواہ بہت بڑھاپے سے یا بیماری سے جیسا تو لولا لنگڑا اپاہج اندھا مفلوج یا دائم الحبس یا خائف حاکم سے اور اوسکے پاس مال ہی اوسپر واجب ہی کہ دوسرے کو مال دیکر اپنی طرف سے حج کروائے کہ ادا ہوجاویگا بشرطیکہ معذور رہے اور اگر بعد حج کروانیکے عذر جاتا رہا اوسکو خود حج کرنا چاہیے ہان اگر معذوری کی حالت مین اوسنے کسی طرح آپ حج کیا تو ادا واقع ہوا اسکے بعد دور ہونے عذر کے اور حج کرنا لازم نہین + اور حج نفل غیر کیطرف سے جائز ہی اگرچہ وہ معذور نہو اور حج انسان کا غیر کیطرف سے کرنا افضل ہی اپنی طرف سے حج کرنے سے بعد اوسکے کہ وہ حج فرض اپنا ادا کرلیوے + اور اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرنا نہایت ہی مندوب ہی + دار قطنی مین ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے ماں باپ کیطرف سے حج کریگا یا اونکا قرض ادا کریگا تو اوسکا حشر قیامت کے دن ابرار کے ساتھ یعنی نیک کاروں کے ساتھ ہوگا اور یہ بھی دار قطنی مین ہی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے باپ کیطرف سے اور ماں کیطرف سے تو اوسنے اونکی طرف سے حج ادا کر دیا اور ہوگا اوسکو ثواب دس حج کا اور یہ بھی دارقطنی مین ہی کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب کوئی شخص اپنے ماں باپ کیطرفسے حج کرتا ہی تو وہ حج قبول کیا جاتا ہی اوس حج کرنے والے کیطرف سے اور اوسکے ماں باپ کیطرفسے اور ماں باپ کی روحین خوش ہوتی ہین اور خدا جلشانہ کے نزدیک وہ احسان کرنے والا نیک کا لکھا جاتا ہی اور جاننا چاہیے کہ نیابت کے جائز ہونے کے لیے حج فرض مین بیس شرطین ہین کہ جنکی مراعات واجب ہی اور انھین شرطون کی مراعات کے سبب سے حج فرض ذمے سے اوس شخص کے کہ جسکی طرف سے کوئی شخص غیر حج کرتا ہی ساقط ہو جاتا ہی اور اوسکا حج کرنا اوسیکیطرف سے واقع ہوتا ہی کہ جسکی طرف سے اوسنے حج کیا ہی اور حج بدل کرنے والے پر کسی طرح کا ضمان نہین لازم آتا اور اگر ان شرطون کی مراعات نہ کیجاوے تو حج فرض اوس شخص کا کہ جسکی طرف سے کوئی شخص غیر حج کرتا ہی ادا نہوگا حج کرنے والے کا ہوگا اور اوسنے مال جو کچھ کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی وہ سب اوسکو دینا پڑیگا سو **اول شرط** یہ ہی کہ جسکی طرف سے کوئی شخص — *اول شرط*
حج فرض کرتا ہی تو اوسپر حج فرض ہووے مال دار ہونے کے سبب سے سو اگر کوئی شخص کسی فقیر تندرست کیطرف سے حج فرض کریگا تو جائز نہوگا اس شخص کا حج فرض کرنا اوسکی طرف سے اور نفل حج کرنا اوسکی طرف سے جائز ہی اور **دوسری شرط** نیابت کے جائز ہونے کے لیے — *دوسری شرط*
حج فرض مین یہ ہی کہ جسکیطرف سے حج فرض کرتا ہی وہ پہلے سے عاجز ہو خود اپنے آپ حج کرنے سے سو اگر کسی صحیح تندرست نے حج اپنی طرف سے کسی شخص سے کروایا پھر وہ عاجز ہو گیا خود اپنے آپ حج کرنے سے تو یہ حج کروانا اوسکو کفایت نکریگا کیونکہ اس صورت مین پہلے سے عاجز ہونا اوسکا نہ پایا گیا بلکہ اب اوسکو پھر سے اپنی طرف سے حج فرض کروانا ہوگا اور **تیسری شرط** — *تیسری شرط*
نیابت کے جائز ہونے کے لیے حج فرض مین یہ ہی کہ جسکی طرف سے حج فرض کرتا ہی اوسکو عجز ہمیشہ رہے حج کروانے کے وقت سے وقت موت تک سو اگر کسی معذور نے جیسے مریض یا محبوس یعنی قیدی نے حج فرض اپنا کسی سے کروایا تو اس صورت مین امر اوسکا موقوف

رہیگا اگر وہ مرگیا اسی حالمین کہ مریض تھا یا محبوس تو حج فرض اوسکا اپنی طرف سے کروانا جائز ہوگیا
اور اگر وہ مریض چنگا ہوگیا مرض سے یا کہ محبوس حبس سے یعنی قیدی قید سے چھوٹ گیا موت
کے پہلے ایسے وقت مین کہ خود وہ حج ادا کرسکتا ہی تو اس صورت مین خود اوسکو حج فرض کا
ادا کرنا لازم آویگا اور وہ حج کہ اول کروایا ہی نفل حج ہو جائیگا اور چوتھی شرط حج نیابت
کے جائز ہونے کے لیے یہ ہی کہ جسکی طرف سے حج فرض کرتا ہی وہ امر بھی کرے حج کے ساتھ
بغیر اوسکے امر کے دوسرے کو اوسکی طرف سے حج فرض کرنا جائز نہین ہی جس صورت مین
کہ وہ وصیت کر جاوے کہ میری طرف سے میرے مال سے حج فرض کروا دینا سو اگر کوئی اسطرح
وصیت کرے اور کوئی اجنبی اوسکی طرف سے حج فرض بغیر کچھ لیے کر دیوے یا اوسکا کوئی
وارث اوسکی طرف سے حج فرض کر دیوے تو یہ جائز نہوگا یعنی اس سے حج فرض اسکا ادا
نہوگا یہ حج کرنے والے کا ہوگا اور اوسکو جائز ہی کہ اپنے حج کا ثواب بعد حج کرنے کے
اوسکو بخشے ۔ اور موافق امر وصیت کے حج اوسکی طرف سے کروایا جاویگا جبھی کہ اوسکی
طرف سے حج فرض ادا ہووے اور اگر کسی پر حج فرض تھا اور وہ مرگیا اور اوسنے اپنی طرف سے
حج فرض کرانے کا امر نہین کیا وصیت کا اتفاق اوسکو نہوا اور اوسکے کسی وارث نے خود
اوسکی طرف سے تبرعاً حج کر دیا یا غیر سے اوسکی طرف سے حج کرا دیا یا کسی اجنبی نے اوسکی طرف سے
حج کر دیا تو حج فرض اوسکا ادا ہو جاویگا ان شاء اللہ تعالیٰ تنبیہ جاننا چاہیے کہ
یہ جو کتاب مفتاح الحج اور کلید باب الحج مین حج بدل کے بیان مین ذکر کیا ہی اسطرح پر کہ چوتھی
شرط یہ ہی کہ نائب حکم سے منیب کے حج ادا کرے مگر وارث بے حکم مورث کے اسکے مال سے
حج کرے تو صحیح ہی انتہی تو اسکا مطلب یہ ہی کہ وارث نے حکم مورث کے اوسکے مال سے حج
کرے تو صحیح ہی جبکہ تمام ورثہ اجازت اسکی دیوین اور وہ بڑے بھی ہون اور یہی مطلب ہی
جو کتاب مفتاح الحج اور کلید باب الحج مین لکھا ہی کہ وصیت نکرنے کی صورت مین اگر اوسکا وارث
اوسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کرے یا دوسرے کو میت کے ترکے سے خرچ راہ دیکر
میت کی طرف سے حج کروائے تو جائز ہی انتہی یعنی جبکہ تمام ورثہ اجازت اسکی دیوین

اور وہ بڑے بھی ہوں اور یہ جو مفتاح الحج اور کلید باب الحج مین لکھا ہی اسطرح پر کہ اگر غیر وارث
اپنے مال سے میت کیطرفسے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا انتہی تو یہ اسصورت مین ہی کہ
جس صورت مین میت وصیت حج کرانے کی کرجاوے اور جاننا چاہیے کہ یہ جو حاشیے مین
کتاب مفتاح الحج کے اس مقام مین لکھا ہی اسطرح پر کہ اگر وارث اپنے مال سے حج کرے یا حج کراوے
جائز نہوگا انتہی اور اسیطرح حاشیے مین اس کتاب کے جو چوتھی شرط مین لکھا ہی یعنی اس قول
پر وارث نے بے حکم مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہی یعنی مورث کے مال سے پھر
اگر مورث کے مال سے حج نکیا اپنے مال سے کیا تو درست نہوگا انتہی تو یہ بھی وصیت کی صورت
مین ہی یعنی جس صورت مین میت وصیت حج کرانے کی کرجاوے تو اسصورت مین اگر وارث
اپنے مال سے اوسکی طرف سے حج کریگا یا کہ اسیطرح کوئی اور شخص اپنے مال سے اسکی طرف سے
حج کریگا تو جائز نہوگا یعنی حج فرض اسکا ادا نہوگا **اور پانچوین شرط** نیابت کے جائز

پانچوین شرط

ہونے کے لیے حج فرض مین یہ ہی کہ حج کرانے والا حج کرنے والے سے اجرت کی شرط
نکرے سو اگر اسنے کسی شخص کو یون کہا کہ مینے تجھ سے اجارہ کیا اسبات پر کہ تو میری طرف سے
حج کردیوے بدلے مین اسقدر مال کے تو اس صورت مین حج فرض حج کرانے والے کا ادا نہوگا
اور اگر اوسنے یون کہے کہ مین تجھکو امر کرتا ہون کہ تو میری طرف سے یا فلانے میت کی طرف سے
حج کردیوے اور یہ مال جو تجھکو دیتا ہون سو تیرے نفقے کے لیے ہی اور اجارے کا ذکر کچھ نکرے
تو اس صورت مین حج فرض جسکی طرف سے کہ اوسنے کیا ہی اوسی کیطرف سے ادا ہو جاویگا اور
جاننا چاہیے کہ یہ شرط حج نفل مین بھی معتبر ہی سو اسمین بھی اجرت کی شرط نکرے اجارے کو
درمیان مین نہ لاوے **اور چھٹی شرط** نیابت کے جائز ہونے کے لیے حج فرض مین یہ ہی

چھٹی شرط

کہ حج کرنے والا حج کرانے والے کے مال سے یا میت کے مال سے حج ادا کرے سو اگر
حج کرنے والے نے اسکی طرف سے اپنے مال سے حج کیا تبرعاً تو اس سے حج فرض اوسکا
ادا نہوگا اور اگر اکثر خرچ حج کرانے والے کے مال سے کیا اور اقل اپنے مال سے تو یہ جائز
ہی اور اگر حج بدل کرنے والے نے جس قدر کہ مال اوسکو ملا تھا اوسیقدر اسنے اپنے

مال سے خرچ کیا یا کہ جسقدر کہ اوسکو مال ملا تھا تو بقدر اسکے اگر کے اپنے مال سے خرچ کیا تو یہ بھی جائز ہی اور

ساتوین شرط

ساتوین شرط یہ ہی کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر پھر اگر بغیر سواری کے حج کیا اور خرچ کرایہ کا اپنے واسطے رکھ لیا تو یہ حج یہ حج کرانے والے کا نہوگا بلکہ یہ حج کرنے والے کا ہوگا اور جو کچھ خرچ حج کرنے کے واسطے اوسکی طرف سے لیا ہی وہ سب اوسکو واپس کرنا ہوگا یعنی جو کچھ کہ اسکا مال خرچ نہین کیا ہی وہ تو اوسکو اوسی طرح پھیر دیوے اور جتنا کچھ کہ اوسمین سے خرچ کیا ہی وہ اپنے پاس سے اوسکو دیوے اور اس صورت مین پھر سے حج بدل اسکی طرف سے سواری سے کرایا جائیگا اور اگر حج بدل کرنے والے نے وصی کے امر سے حج بغیر سواری کے کیا ہی تو اس صورت مین یہ حج وصی کا ہوگا اور پھر سے وصی کو میت کی طرف سے دوسرا حج سواری سے کرانا ہوگا اور جاننا چاہیے کہ حکم اکثر رستے سواری سے جانے کا ایسا ہی ہے جیسے تمام رستے سوار جاوے اور یہ سواری سے جانا اوسوقت مین ہی کہ جب ثلث یعنی تہائی مال میت کا اسکی گنجایش رکھے اور اگر اوسمین اسکی گنجایش نہین ہی تو اس صورت مین بے سواری کے اسکی طرف سے حج کرنا جائز ہی

تنبیہ

تنبیہ جاننا چاہیے کہ یہ جو مفتاح الحج اور کلید باب الحج مین حج بدل کے بیان مین ذکر کیا ہی اسطرح پر کہ ساتوین شرط یہ ہی کہ حج بدل ادا کرنے والا سواری سے جاوے پھر اگر بغیر سواری کے حج کیا تو چاہیے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک یا وارث میت کو پھیر دیوے اور سواری سے اوسکے واسطے حج کرے انتہی تو اوسمین کرایہ سے یہ مطلب ہی کہ جو کچھ خرچ حج کرنے کے واسطے اس سے لیا ہی وہ سب واپس کرے اور یہ جو لکھا ہی کہ سواری اوسکے واسطے حج کرے تو مطلب اسکا یہ ہی کہ اب جو اوسکی طرف سے حج کرے وہ سواری سے کرے

آٹھوین شرط

اور آٹھوین شرط یہ ہی کہ نائب جسکے لیے حج بدل ادا کرتا ہی وہ اوسکے وطن سے نکلے اگر ثلث مال میت کا اوسکے وطن سے سفر کرنے کے لیے کفایت کرتا ہی اور اگر وطن سے جانے کو کفایت نکرے تو جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرسکے وہان سے جاکر حج بدل اوسکی طرف سے ادا کرے اور اگر ثلث مال اسکی طرف سے حج کرنے کو کسی جگہ سے کفایت نکرے تو وصیت اوسکی باطل ہی اور اگر کوئی حج کرنے کے واسطے نکلا

پھر وہ رستے مین مر گیا یعنی قبل وقوف عرفہ کے اگرچہ مکہ معظمہ ہی مین زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً
اور وصیت حج کرانے کی کر گیا سو اگر وہ کھول کے کہہ گیا ہی کہ اسقدر ہمارے مال سے حج ہمارے
واسطے کرانا یا فلانی جگہہ سے گو مکہ معظمہ ہی سے حج کرانے کو اپنی طرف سے کہہ گیا ہو زادہا اللہ تعظیماً و
تشریفاً تو اس صورت مین موافق اسکے کہنے کے عمل کیا جائیگا یعنی وہ مال جس جگہہ سے کہ کفایت
کریگا اوسی جگہہ سے حج کرنے کے واسطے نائب اوسکی طرف سے روانہ کیا جائیگا یا جس جگہہ سے
کہہ جائیگا اوسی جگہہ سے اوسکے واسطے حج کرایا جائیگا یعنی نائب وہان سے روانہ کیا جائیگا اور اگر وہ
وصیت حج کرانے کی اپنی طرف سے کر گیا ہی اور کچھ مال مین نہین کیا اور نہ کوئی جگہہ مقرر کی
تو اس صورت مین جناب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک اسکے وطن سے اوسکے
واسطے حج کرایا جائیگا جبکہ ثلث مال اوسکا اسکو کفایت کرتا ہی اور اوسکے مرنے کی جگہہ سے حج
کرنے کے واسطے نائب روانہ نہین کیا جائیگا جیسا کہ اسکے قائل صاحبین ہین رحمۃ اللہ تعالی علیہما
حاصل یہ کہ اس مسئلے مین عمل در فتوی جناب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قول پر ہی
نہ صاحبین کے رحمۃ اللہ تعالی علیہما اور اگر ثلث مال اسکو کفایت نہین کرتا تو جہان سے کفایت کرے
وہان سے اوسکی طرف سے حج بدل کرنے کے واسطے نائب روانہ کیا جائیگا اور اگر کوئی تجارت
وغیرہ کے واسطے نکلا اور مر گیا اور وصیت حج کرانے کی اپنی طرف سے کر گیا تو اس صورت
مین بالاجماع اوسکے وطن سے اوسکی طرف سے حج کرایا جائیگا اور اگر حج بدل کرنے والا
رستے مین مر گیا اور وہ جسکی طرف سے حج بدل کرتا تھا وہ زندہ ہی تو وہ پھر کسیکو اپنے مکان
سے حج کرنے کے واسطے اپنی طرف سے روانہ کریگا اور اگر وہ کسی میت کی طرف سے
حج بدل کرنے کے واسطے نکلا تھا اور وہ رستے مین مر گیا تو اس صورت مین میت کے
وطن سے پھر تہائی اوس مال کی جو کہ باقی ہی اور کو خرچ دیکر حج اوسکی طرف سے کرایا جائیگا
اگر کافی ہو ورنہ جہان سے کافی ہو سکے تو وہان سے حج اوسکی طرف سے کرایا جائیگا گو
مکہ معظمہ ہی سے ہو زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً اور اگر کوئی شخص وصیت حج کرانے کی
اپنی طرف سے کر جاوے اور اوسکے کئی وطن ہین تو اس صورت مین اس کی

طرف سے حج کرایا جائیگا او سکے او س وطن سے جو مکہ معظمہ سے بہت قریب ہے زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً
اور اگر او سکے واسطے وطن ہی نہو تو اسصورت مین او سکے واسطے حج کرایا جائیگا
او س جگہہ سے کہ جہان وہ مرا ہی اور اگر کوئی شخص وطن والا وصیت حج کرانے کی
اپنی طرف سے کرجاوے اسطرحپر کہ او سکی طرف سے حج کرایا جاوے او سکے غیر
شہر سے تو اس صورت مین او سکی طرف سے حج کرایا جائیگا موافق او سکی وصیت کے
خواہ وہ جگہہ کہ جہان سے حج کرانے کی او سنے وصیت کی ہی مکہ معظمہ سے قریب ہو
یا کہ دور زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً اور جس صورت مین کہ میت ہی کے شہر سے حج کرانا صحیح
واجب ہوتا ہی اور او سنے او سکے غیر شہر سے حج او سکی طرف سے کروایا تو اس صورت
مین میت کیطرف سے حج فرض ادا نہوگا یہ حج وصی کا ہوگا اور او سکو پھر دوسری بار
حج میت کیطرف سے او سکے شہر سے کرانا لازم ہوگا مگر ہان جب کہ وہ جگہہ کہ جہان
سے او سکیطرف سے حج کرایا ہی او سکے وطن سے قریب ہو اسطرحپر کہ وہان سے ہو کر لوٹ آ
جاوے اور پھر وہ او سکو وطن کی طرف رات ہونیکے پہلے لوٹ آوے تو اس
صورت مین حج فرض میت ہی کا ادا ہو جائیگا پھر او سکو دوسری بار میت کی طرف
سے حج کروانا لازم نہوگا **اور نوین شرط** یہ ہی کہ حج کی نیت کرے او سکی طرف
سے کہ جسکے لیے حج کرتا ہی احرام کے وقت یا بعد احرام کے قبل اسکے کہ افعال
حج کے شروع کرے اور زبان سے اسطرحپر کہنا افضل ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ لَبَّيْكَ
بِحَجَّةٍ عَنْ فُلَانٍ اور لفظ فلان کی جگہہ او س شخص کا نام لیوے کہ وہ جس کیطرف سے حج کرتا ہی
اور لفظ فلان کا نہ پڑھے اور اگر چاہے تو دل ہی کی نیت پر اکتفا کرے زبان سے کچھ نہ کہے
اور اگر نام او سکا کہ جسکی طرف سے حج کرتا ہی بھول جاوے اور نیت حج کی یا احرام حج
کا او سکی طرف سے کرے تو یہ صحیح ہی اور حج ادا ہوگا او سکی طرف سے کہ او سنے نیت
جسکی طرف سے کی ہی اور اگر احرام کسی شخص نے مبہم باندھا اسطرحپر کہ یہ نہ کہے حج کا احرام
باندھا اور جس کسی کیطرف سے کہ وہ حج کرتا ہی او سکے ذکر سے او سنے بالکل سکوت کیا

نوین شرط

نہ تو معین کرے اوسکا نام لیا اور نہ مبہم تو اس صورت مین اسکو اختیار ہی کہ جسکے واسطے
وہ چاہے حج کو معین کرے خواہ اپنے واسطے یا غیر کے واسطے پہلے اسکے کہ افعال
حج کے شروع کرے جیسے طواف قدوم اور اگر طواف قدوم کرنے کا اتفاق نہو تو جیسے
وقوف عرفات اور اگر حج کیا کسینے کسیکی طرف سے اوسکے امر سے اور نیت نکی فرض کی اور نہ
نفل کی تو اس صورت مین حج فرض اوسکی طرف سے کہ جسکی طرف سے اوسنے کیا ہی ادا ہو جاویگا
اور اگر نیت نفل کی ہی کر تو پھر اس صورت مین حج فرض اوسکا ادا نہوگا **اور دسوین شرط**
یہ ہی کہ آمر کے یعنی حکم کرنے والے کے میقات سے احرام حج کا باندھے جبکہ وہ امر اسکو فقط
حج کا کرے بغیر تعیین کسی مکان کے سو جس صورت مین کسینے کسیکو حج کرنیکا امر کیا اور کوئی
جگہ مقرر نکی کہ کہان سے احرام حج کا باندھے اور اوسنے میقات پر سے احرام
عمرے کا باندھا پھر احرام حج کا مکہ معظمہ سے باندھا زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً تو یہ جائز نہوگا اور
وہ ضامن ہوگا یعنی جتنا کچھ نفقہ یعنی خرچ لیا ہی وہ سب اوسکو واپس کرنا ہوگا اور حج حق
آمر کا ادا نہوگا اسلیے کہ اوسنے پہلے عمرہ کرلیا اور میقات سے اوسکی طرف سے حج کا احرام نہیں باندھا
اور جاننا چاہیے کہ جو شخص حج غیر کی طرف سے کرے تو اوسکو چاہیے کہ جب مکہ معظمہ
مین آوے زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً اگرچہ وہ اول ہی سال مین آوے تو وہ عمرہ حج کے پہلے
نکرے نہ تو میقات سے کرے اور نہ مکہ معظمہ سے زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً اگرچہ رمضان شریف
کا مہینا ہو پھر وہ اگر باوجود اس منع ہونے کے عمرہ کریگا تو مخالف ہوگا اور ضامن یعنے
جو کچھ نفقہ یعنے خرچ لیا ہی وہ سب اوسکو واپس کرنا ہوگا اسلیے کہ وہ مامور ہی اسکا کہ وہ اپنے
اس سفر کو فقط حج ہی کے واسطے اسکی طرف سے کرے حج کرنے سے پہلے عمرہ نکرے
اور حج جو غیر کی طرف سے کرتا ہی میقات سے بے احرام کسی جگہ حل کا جیسے جدہ یا خلیص مثلاً
قصد کرکے اولا وہان آوے پھر بعد اوسکے مکہ معظمہ مین بے احرام داخل ہووے کیونکہ
اس حیلے سے بے احرام مکہ معظمہ مین داخل ہونا جائز ہی زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً تو وہ

اگر چاہے کہ آمر کیطرف سے مکہ معظمہ ہی سے احرام حج کا باندھے تو یہ اسکو کفایت
نکریگا زادہا اللہ تعظیماً وتشریفاً بلکہ اوسکو لازم ہی کہ کسی میقات پر جاکے اوسکیطرف سے
احرام حج کا باندھے تاکہ حج اوسکا میقاتی ہو کیونکہ وہ اسکا بھی ماموری کہ حج اوسکیطرف سے
میقاتی کرے اور جب وہ کسی میقات پر جاکے اوسکیطرف سے احرام حج کا باندھیگا
تو اسصورت مین حج فرض اوسکا کہ جسکی طرف سے حج کرتا ہی ادا ہو جائیگا فتوی اسیپر ہی اور
اگر وہ کسی میقات پر نہ گیا اور مکہ معظمہ ہی سے اوسنے اوسکیطرف سے احرام حج کا
باندھا تو اسصورت مین حج فرض اوسکا ادا نہوگا اور سب نفقہ اوسکو واپس کرنا ہوگا
(گیارھوین شرط) اور گیارھوین **شرط** یہ ہی کہ مامور یعنی جسکو حکم کیا گیا حج کرنے کا وہ خود اپنے
ہی ذات سے حج ادا کرے پھر اگر اوسنے بیماری کے سبب سے یا اور کسی مانع کے
سبب سے جیسے حبس وغیرہ آمر کے بے حکم کسی غیر کو مال دیڈالا اور اوسنے میت
کی جانب سے یا آمر کی جانب سے حج ادا کردیا تو اسصورت مین اسکیطرف سے حج
ادا نہوگا اور اگر اوسکو آمر نے اذن دیا تھا مال دیڈالنے کا کسی غیر کو عجز حاصل ہونے کی
(بارھوین شرط) صورت مین تو اسصورت مین حج اوسکیطرف سے ادا ہوگا اور بارھوین **شرط** یہ ہی کہ جو شخص حج
غیر کی طرف سے کرتا ہی تو وہ اپنے حج کو فاسد نہ کرے پھر اگر اوسنے پہلے وقوف عرفات
کے اپنے حج کو جماع سے فاسد کیا تو اس صورت مین حج وہ جسکی طرف سے کرتا ہی حج
اوسکا ادا نہوگا اگرچہ دوسرے برس پھر وہ اس حج کی قضا کرے اور یہ قضا کرنا دوسرے
برس اسپر واجب ہی اور یہ حج دوسرے برس کا اسی حج کرنے والے کا ہوگا آمر کیطرف
سے واقع نہوگا اور یہ حج جو کہ اوسنے جماع سے فاسد کیا ہی تو اوسکو سب پورا کرنا
پڑیگا اور ایک قربانی اپنے ہی مال سے اوسکو کرنا ہوگا اور اس قربانی کرنے
مین ایک بکری کفایت کرتی ہی اور اسیطرح اوسکی عورت پر بھی ایک ہی قربانی واجب
ہوگی جبکہ وہ بھی احرام حج سے ہوگی اور اوسکو بھی اس قربانی مین ایک بکری
کفایت کرتی ہی اور جو کچھ مال حج کروانیوالے کا حج کرنے والے کے پاس بچا ہوا ہی

تو وہ سب اوسکو واپس کرنا ہوگا اور جو کچھ آمر کے مال سے رستے مین اوسنے خرچ کیا ہے
وہ اسکا ضامن ہوگا وہ اوسکو اپنے پاس سے دینا پڑیگا اور اگر اوسنے بعد وقوف
عرفات کے جماع کیا تو اسصورت مین حج فاسد نہوگا اور نفقہ بھی واپس کرنا نپڑیگا مگر ایک
اونٹ اپنے مال مین سے اوسکو قربانی کرنا ہوگا اور اسیطرح اوسکی عورت پر بھی جبکہ وہ
احرام حج سے ہوگی تو ایک اونٹ اوسکو قربانی کرنا ہوگا اور ۱۳ **تیرہوین شرط** تیرہوین شرط
یہ ہے کہ آمر کے حکم کی مامور مخالفت نکرے سو اگر آمر نے اوسکو فقط حج ہی کرنے کیواسطے
حکم کیا اور اوسنے آمر کی طرف سے قران کیا یعنی حج اور عمرہ دونون کی اوسکی طرف سے
نیت کی یا اوسنے تمتع کیا یعنی پہلے عمرہ اوسکی طرف سے کیا پھر حج تو اسصورت مین حج آمر
کیطرف سے نہوگا اور اوسکو نفقہ واپس کرنا ہوگا اور یہی حکم ہے اگر اوسنے قران کیصورت
مین حج وعمرہ مین سے ایک کی نیت اپنی طرف سے کی یا اور کسیکی طرف سے کی اور دوسرے
کی نیت آمر کیطرف سے کی اور اسیطرح تمتع کی صورت مین اگر اوسنے پہلے عمرہ اپنی
طرف سے کیا یا اور کسی غیر کیطرف سے اور پھر حج آمر کی طرف سے کیا تو ان سب صورتون
مین حج آمر کا ادا نہوگا اور نفقہ واپس کرنا ہوگا اور اگر حج بدل کرنے والے کو دو شخصون
نے امر کیا ایک نے تو حج کا امر کیا اور دوسرے نے عمرے کا اور دونون شخصون نے
اوسکو قران کرنے کی اجازت دی اور اوسنے قران کیا تو یہ درست ہے اور اس صورت
مین وہ مخالف کیطرح سے نہوگا اور اگر اون دونون نے اجازت قران کی نہین
دی تو یہ درست نہوگا اور وہ مخالف ہوگا اور اگر آمر نے حج کرنے والے کو قران
یا تمتع کی اجازت دی ہے تو اوسکو اسصورت مین قران یا تمتع درست ہے اور اگر
حج کرانے والے نے اوسکو یون کہدیا ہے کہ تو جسطرح سے چاہے میری طرف
سے حج کر خواہ فقط حج ہی کا احرام باندھ یا قران کر یا تمتع کر تو اسصورت مین اسکو
اختیار ہے جو چاہے سو کرے اور **جاننا چاہیے** کہ دم شکر جو اسکے اوپر اسصورت
مذکورہ مین بسبب قران کرنے کے یا تمتع کرنے کے لازم ہوویگا تو وہ حج بدل کرنیوالا

اپنے ہی مال سے کریگا آمر کے مال سے نہین کیونکہ حقیقت فعل تو اسیکی طرف سے ہی
اگرچہ آمر ہی کی طرف سے اسصورت مین حج واقع ہو جاتا ہی اسلیے کہ یہ تو وقوع شرعی ہی
نہ حقیقی اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ جنایت حج بدل کرنے والے سے ہوگی تو
اسکا دم بھی وہ اپنے ہی مال سے ادا کریگا اور جاننا چاہیے کہ جب حج بدل کرنیوالا
حج بدل سے فارغ ہو تو اب وہ جب تک مکہ معظمہ مین اپنے اہل قافلہ کے جانے کے
ساتھ ٹھہرا ہوا ہی زادہا اللہ تعظیماً وتشریفاً اوسکو درست ہی کہ عمرہ کرے خواہ اپنے واسطے
یا غیر کے واسطے اور خرچ ضروری اپنا وہ اوس مال سے کیا کریگا جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے
اوسنے لیا ہی اور اگر رفقا اوسکے روانہ ہو جاوین اور یہ اونکے پیچھے رہ جاوے تو اسصورت مین
جو کچھ خرچ اسکے ٹھہرنے مین عمرہ کرنے کیواسطے ہووے وہ اپنے مال سے کرے اور جب
وہ عمرہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا اور مکہ معظمہ سے چلنے لگے گا تو پھر وہ اپنا خرچ اوس مال
سے کریگا جو کہ اوسنے حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی **حاصل** یہ کہ جب تک وہ
مکہ معظمہ مین بعد فراغ اعمال حج کے یا اسیطرح اور کسی شہر مین قافلہ جانے کے انتظار مین
ٹھہرا رہیگا تو وہ اوس مال مین سے جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی اپنا خرچ ضروری کریگا
اور بعد قافلہ روانہ ہو جانے کے اگر وہ کسی حاجت کے سبب ٹھہر گیا تو وہ خرچ ضروری
اپنا اپنے مال سے کریگا نہ اوس مال سے جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی اور پھر
جب وہ بعد مقام کے چلنے لگے گا تو وہ پھر اوس مال سے اپنا خرچ ضروری کریگا اور اسیطرح
حکم ہی جبکہ وہ حج بدل کے واسطے آوے اور کسی مقام مین انتظار قافلہ کے سبب ٹھہر جاوے
تو وہ اوس مال سے جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی اپنا خرچ ضروری کرے اور اگر
بعد قافلہ روانہ ہو جانے کے یہ ٹھہر جاوے تو پھر نفقہ اپنا مدت ٹھہرنے تک اپنے مال
سے کرے نہ اوس مال سے جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی اور **چودھوین شرط**
یہ ہی کہ ایک ہی حج کا احرام باندھے پھر اگر اوسنے دو حج کا احرام باندھا ایک حج کا احرام
اپنے لیے اور دوسرے حج کا آمر کے لیے یا ایک حج کا احرام آمر کے لیے اور دوسرے

حج کا اپنے لیے تو یہ درست نہین پھر اگر اوسنے اپنے احرام کو فسخ کیا ترک کردیا اس
صورت مین کہ اوسنے پہلے احرام آمر کی طرف سے باندھا اور پھر اپنی طرف سے
تو یہ فسخ کرنا اوسکا اور ترک کرنا اوسکا اپنے احرام کو درست ہی اس صورت مین آمر کا
حج ادا ہوجائیگا اور اگر اوسنے پہلے اپنی طرف سے احرام باندھا اور پھر آمر کی طرف سے
تو اس صورت مین احرام کو فسخ کرنا ترک کرنا اوسکو ممکن ہی نہین ہی احرام حج کا اسی کا باقی
رہیگا اور حج آمر کا ادا نہوگا اور اس صورت مین اوسکو نفقہ اوسکا واپس کرنا ہوگا اور
پندرھوین شرط یہ ہی کہ ایک ہی شخص کے لیے احرام باندھے تو اگر اوسکو دو شخص
نے حج کے واسطے امر کیا خواہ وہ اوسکے مان باپ ہون یا ان دونون کے غیر اور اوسنے
دونون کیطرف سے احرام باندھا تو اس صورت مین حج دونون کا ادا نہوگا بلکہ اس صورت
مین حج نفل حج کرنے والے کا ہوگا اور اس صورت مین اگر وہ اس احرام کو چاہے کہ
ایک ہی کے واسطے اون دونون مین سے معین کرے تو یہ اب اوسکو درست نہین اور
مال دونون شخصون کا اوسکو واپس کرنا ہوگا اور اگر اوس مال مین سے کچھ خرچ کیا ہوگا تو اوسکا
ضمان اوسپر دینا آویگا اور اگر ایک ہی شخص کے واسطے خاص کرکے احرام باندھا تو اس
صورت مین حج اوسی کا ادا ہوگا اور دوسرے کا مال واپس کرنا پڑیگا اور اگر ایک شخص کیواسطے
احرام باندھا بغیر تعین کے تو اس صورت مین اسکو اختیار ہی کہ جسکے واسطے چاہے معین
کرے جب تک کہ اعمال حج شروع نہین کیا اور بعد شروع کرنے کے پھر کسیکے واسطے معین
کرنا اوسکو درست نہین ہی اب اس صورت مین حج اسیکا ہوگا اور دونون شخصون کا مال واپس
کرنا اوسکو پڑیگا اور جو کچھ اوس مال مین سے خرچ کیا ہوگا تو اوسکا ضمان اوسکو دینا آویگا اور اوسکو
درست ہی کہ اس حج کا ثواب اون دونون کو بخشے یا اون مین سے ایک ہی کو بخشے یا اون
دونون کے سوا کسی اور کو بخشے کیونکہ اپنے عمل کا ثواب درست ہی کہ جسکو چاہے بخشے لیکن وہ
اس سبب سے کچھ نفقے کا مستحق نہوگا اور اگر کسی شخص نے دو شخصون کی طرف سے احرام بغیر
اونکے امر کے باندھا خواہ وہ دونون اوسکے مان باپ ہون یا اونکے غیر تو اس صورت مین

اوسکو درست ہی کہ یہ احرام جسکے واسطے چاہے اون دونون مین سے معین کرے اور وہ جو اوسنے پہلے احرام دو شخصون کی طرف سے بغیر اونکے امر کے باندھا تھا اور نیت اونکی کی تھی تو یہ لغو ہی اسکا اعتبار نہین پھر اگر اسصورت مین کہ اوسنے اس احرام کو ایک ہی کے واسطے معین کیا اور یہ حج اوسکی طرف سے نفل کر دیا تو نفل حج کا ثواب اوسکو ملیگا اور اگر اوسپر حج فرض ہی کہ جسکے واسطے اس احرام کو اوسنے معین کیا ہی اور اوسنے وصیت حج کرانے کی اپنی طرف سے اپنے مال مین سے نہین کی اور اوسنے حج فرض کی نیت کرکے اوسکیطرف سے حج کر دیا یا اوسنے اوسکی طرف سے مطلق حج کی نیت کی اسطرح کہ مین اسکی طرف سے حج کرتا ہون تو اسصورت مین حج فرض اوسکا ادا ہو جائیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ حج کرانے کے واسطے وصیت کر گیا ہی تو اسصورت مین حج فرض اوسکا ادا نہوگا حج نفل کا ثواب اوسکو ملیگا اور اس صورت مین حج فرض اوسکا جبہی ادا ہوگا کہ اوسکے موافق وصیت کے حج اوسکی طرف سے اوسکے مال سے کرایا جائیگا اور اگر اسصورت مین کہ اوسنے دو شخصون کی طرف سے احرام بغیر اونکے امر کے باندھا اور پھر اس احرام کو ایک کے واسطے اون دونون مین سے معین نہین کیا تو پھر اس صورت مین یہ حج اسی کا ہوگا بعد حج کرنے کے اوسکا ثواب وہ جسکو چاہے بخشے چاہے ایک کو یا دونون کو یا اونکے سوا کسی اور کو

سولھوین شرط

اور **سولھوین شرط** یہ ہی کہ آمر مسلمان ہو یعنی جو شخص کہ وہ اپنی طرف سے حج کرنے کے واسطے کسیکو امر کرتا ہی تو وہ چاہیے کہ مسلمان ہو اور وصی کا اسلام شرط نہین ہی اور چاہیے کہ مامور بھی مسلمان ہووے سو اگر کوئی مسلمان کسی کافر کیطرف سے حج کرے یا کوئی کافر کسی مسلمان کیطرف سے تو یہ حج ہی صحیح نہوگا اور

سترھوین شرط

سترھوین شرط یہ ہی کہ آمر عاقل ہووے یعنے جو شخص کہ وہ وصی ہی تو چاہیے کہ وہ عاقل ہووے اور اسیطرح چاہیے کہ جسکی طرف سے حج بدل کرنے والا حج بدل کرتا ہی وہ بھی عاقل ہووے یعنے اسپر حج فرض ہوا ہو اس حالت مین کہ وہ عاقل ہو اور وصیت بھی حج کی اپنی طرف سے کرانے کی اسنے کی ہو اپنے حال شعور مین اور اسیطرح چاہیے کہ مامور بھی عاقل ہووے سو اگر کوئی مجنون کسی عاقل کیطرف سے حج کریگا یا کہ کسی مجنون کی طرف سے یا کوئی عاقل کسی مجنون کیطرف سے

اٹھارھوین شرط
حج کریگا تو حج صحیح نہوگا اور اٹھارھوین شرط یہ ہی کہ مامور تمیز رکھتا ہو اور
اعمال کی جو کہ متعلقہ حج کے ہین سو حج غیر کیطرف سے اگر کوئی بھی غیر ممیز کرے تو صحیح نہین ہی
اور مراہق اگر حج غیر کیطرف سے کرے تو صحیح ہی تنبیہ جاننا چاہیے کہ یہ جو مفتاح الحج
تنبیہ
اور کلید باب الحج مین لکھا ہی کہ مراہق کی نیابت صحیح نہوگی تو یہ صحیح نہین ہی صحیح یہی ہی کہ نیابت
اوسکی صحیح ہی چنانچہ منسک کبیر وغیرہ مین اسکو خوب تصریح سے بیان کیا ہی واللہ سبحانہ و
انیسوین شرط
تعالی اعلم اور انیسوین شرط یہ ہی کہ حج غیر کیطرف سے کرنے والا اپنے
اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال بجالانے مین تقصیر اوسکی جانب سے واقع نہو سو
اگر اس سبب سے حج فوت ہوا جس برس کہ اوسنے احرام اوسکا باندھا تھا بسبب مشغول ہو جانے اوسکے
کے اپنے نفس کے حوائج مین تو یہ احرام اسکا کفایت نہ کریگا اسکی طرف سے پھر جو حج فوت
اس سبب سے ہوا ہی بسبب اسکی تقصیر کے تو اس سبب سے وہ اسکے مال کا ضامن ہوگا پھر اگر
اگلے برس میت کی طرف سے اوسنے اپنے مال سے حج کر دیا تو حج اوس میت کی طرف سے
ادا ہو جائیگا اور اب وہ اوسکے مال کا ضامن نہوگا اور اگر حج اس سبب سے فوت ہوا بے اسکی تقصیر کے
بیسوین شرط
جیسے بیمار ہو گیا یا کہ اونٹ پر سے گر پڑا یا اسیطرح اور کسی آفت سماویہ سے تو اس
صورت مین نفقے کا ضامن نہوگا اور اگلے برس اپنے مال سے میت کی طرف سے حج کر دیوے
اور بیسوین شرط یہ ہی کہ حج وہی شخص کرے کہ جسکو حج کرانے والے نے حج کرنیکے
واسطے اپنی طرف سے معین کیا ہی اور کوئی شخص دوسرا اس صورت مین اسکی طرف سے
حج نکرے پس اگر وہ یون کہ گیا ہی کہ میری طرف سے فلانا ہی شخص حج کرے اور کوئی دوسرا شخص
نکرے سو اگر وہ شخص کہ جسکو حج کرنے کے واسطے معین کر گیا تھا مر گیا تو اس صورت مین
کسی اور کا حج کرنا اوسکی طرف سے جائز نہین اور اگر وہ اسیقدر کہ گیا ہی کہ میری طرف سے فلانا ہی
شخص حج کرے اور منع نہین کر گیا دوسرے کو حج کرنے سے اور وہ شخص کہ جسکو کہ گیا تھا
وہ مر گیا اور وصی نے کسی غیر سے حج اوسکی طرف سے کروا دیا تو یہ جائز ہی اور اگر کوئی
شخص وصیت حج کرانے کی کر گیا اور کسی شخص کو حج کرنے کے واسطے معین نہین کیا تو

اسصورت مین اگر اوسکے ورثہ سب جمع ہوکے اسکی طرف سے کسی شخص سے حج کروا دیوین تو جائز ہی
اور اگر کوئی شخص وصیت کر گیا کہ میری طرف سے حج کروا دیا جاوے اور اوسنے کسی شخص کو حج کرنے کے
واسطے معین نہین کیا تو اسصورت مین اوسکے وصی کو درست ہی کہ وہ خود میت کیطرف سے حج
کر دیوے مگر یون جبکہ وہ وصی وارث اوسکا ہو یا وہ وصی وہ مال جو کہ حج کرنیکے واسطے ہی کسی اوسکے وارث
کو اوسکی طرف سے حج کرنے کے واسطے دیوے تو اسصورت مین حج وارث کا اسکی طرف سے کرنا جائز
نہین ہی مگر یون جبکہ اور جو کہ اوسکی ورثہ ہین وہ اسکے حج کی اجازت دیوین اور وہ سب بڑے بھی ہون اور
حاضر بھی ہون تو جائز ہوگا اور اگر کوئی اونمین سے صغیر ہی یا غائب ہی تو نہین جائز ہوگا اور اگر کوئی
شخص وصی سے یون کہہ گیا ہی کہ تو یہ مال اسکو دیوے جو کہ میری طرف سے حج کرے تو اسصورت مین وصی
کو اسیطرح نہین درست ہی کہ وہ خود اوسکی طرف سے حج کرے خواہ ورثہ اجازت دیوین یا نہ دیوین
یا ورثہ اوسکے چھوٹے ہون یا بڑے اور اگر کوئی شخص وصیت کر گیا کہ میری طرف سے میرا وارث
حج کرے تو یہ درست نہین مگر باجازت ورثہ **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ یہ جو کتاب مفتاح الحج
اور کلید باب الحج مین ہی کہ بیسوین شرط یہ ہی کہ نائب کو تعین کرے یعنی اسطور پر کہے کہ فلانے
شخص کو اپنا نائب مقرر کرتا ہون انتہی سو یہ بیسوین شرط اسطرح پر نہین ہی بلکہ بیسوین شرط یہ ہی
کہ حج وہی شخص کرے کہ جسکو حج کرانیوالا حج کرنے کے واسطے معین کر گیا ہو اور تعین کی صورت
یہ ہی کہ میت اسطرح پر کہہ جاوے کہ میری طرف سے فلانا ہی شخص حج کرے اور اوسکے سوا
کوئی حج نکرے تو اسصورت مین کوئی دوسرا اوسکی طرف سے حج کریگا تو جائز نہوگا گو وہ شخص مر
بھی جاوے چنانچہ بیان اسکا ابھی اوپر تصریح سے کیا گیا ہی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تمام ہوا بیان شرائط حج بدل کا بفضلہ وکرمہ بعد اسکے

اب جاننا چاہیے کہ یہ سب شرطین جو مذکور ہوئین تو یہ سب شرطین اداے حج فرض کے
لیے ہین حج نفل مین ان شرطون مین سے اکثر چیزین شرط نہین ہین مگر اسلام اور عقل
اور تمیز سو جسطرح حج فرض مین یہ چیزین شرط ہین اسیطرح حج نفل مین بھی شرط ہین اور نیت بھی
حج نفل مین شرط ہی خواہ اول ہی احرام باندھنے کے وقت حج کرانے والے کے واسطے نیت

حج کی کرے یا حج کی نیت اپنے واسطے کرے اور بعد حج کرنے کے اسکا ثواب حج کرانے
والے کو نہ بخشے ہر طرح درست ہی اور اجارہ کا ذکر نکرنا بھی حج نفل مین شرط ہی جیسے حج فرض مین چنانچہ
ذکر اسکا اوپر بھی یعنی پانچوین شرط کے بیان مین کر دیا گیا ہی اور جاننا چاہیے کہ جس
شخص نے آپ ابھی حج نہین کیا اور وہ غیر کیطرف سے کرتا ہی تو اگر اوسپر حج فرض ہی بسبب اسکے
کہ وہ مالک ہی زاد و راحلہ کا یعنی خرچ راہ و سواری کا اور وہ تندرست بھی ہی تو اِسکو اسصورت مین
دوسرے کیطرف سے حج کرنا مکروہ تحریمی ہی اگر وہ اول ہی سال کہ جس سال مین اوسپر حج فرض
ہوا ہی حج اپنا ادا نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اسیطرح مکروہ تحریمی ہی اور گنہگار بھی ہوگا اگر وہ پہلے
حج فرض اپنا نکرے بلکہ نفل حج کی نیت اپنی طرف سے کرے اور پھر باوجود اسکے اگر وہ پہلے
حج دوسرے کی طرف سے کریگا تو حج فرض دوسرے کی طرف سے صحیح ہو جائیگا مگر اوسکو دوسرے
کیطرف سے حج کرنا اسصورت مین مکروہ تحریمی ہی اور جو شخص ایسے شخص سے حج کرا دے تو یہ اوسکے
حق مین مکروہ تنزیہی ہی اور اگر یہ شخص باوجود اسکے پہلے حج نفل اپنی طرف سے کریگا تو یہ بھی صحیح
ہوگا مگر بہر حال اوسکو دوسری بار حج فرض اپنی طرف سے کرنا ہوگا اور اگر جس شخص نے کہ آپ
حج اپنا نہین کیا اور وہ حج غیر کیطرف سے کرتا ہی تو اگر اوسپر حج فرض نہین ہی اور وہ غیر کی قدرت
سے مکہ معظمہ مین داخل ہوا ہی زادہا اللہ تعظیما و تشریفا تو اب اوسکے اوپر بسبب داخل ہونیکے
مکہ معظمہ مین حج فرض ہی یا نہین تو جاننا چاہیے کہ مفتی مکہ معظمہ محمد یاسین میر غنی رحمۃ اللہ علیہ نے
منتقی فی حل الملتقی مین لکھا ہی کہ جب وہ مکہ معظمہ مین داخل ہوگا تو اوسپر حج فرض ہو جائیگا بسبب
اسکے کہ وہ قادر ہو گیا اور حضرت ملا سنان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منسک مین بھی لکھا ہی کہ اوسپر حج
فرض ہو جائیگا بسبب داخل ہونے کے مکہ مشرفہ مین بسبب پائے جانے استطاعت کے اور اسی کا
فتوی دیا ہی مفتی دار السلطنت علامہ ابو السعود رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیطرح اسیکا فتوی دیا ہی
سید احمد بادشاہ نے اور انھون نے اِسباب مین ایک رسالہ بھی لکھا ہی اور حضرت عبد الغنی
حنفی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے خلاف فتوی دیا ہی یعنی اوسپر حج فرض نہین ہوتا بسبب داخل
ہونے کے مکہ معظمہ مین اسلیے کہ اوس برس تو اوسکو ممکن ہی نہین کہ وہ اپنی طرف سے حج کرے

کیونکہ سفر کرنا اوسکا آمر کے مال سے ہی سو وہ اوسی کیطرف سے احرام باندھیگا اور اوسی
کی طرف سے حج کریگا اور اوسکو تکلیف دینے مین اس امر کی کہ وہ مکہ معظمہ مین اگلے برس تک اقامت
کرے تاکہ وہ حج اپنی طرف سے کرے اور اپنے عیال کو اپنے شہر مین چھوڑ دیوے بڑا ہی حرج ہی اور
اسی طرح اوسکو تکلیف دینے مین بھی اس امر کے کہ وہ پھر لوٹ کر مکہ معظمہ مین آوے اور حالانکہ وہ فقیر ہی
بڑا ہی حرج ہی اور اوسپر حج فرض نہونیکے باب مین حضرت موصوف نے بھی ایک رسالہ لکھا ہی اور ہمارے
شیخ کے شیخ نے حضرت علامہ مولانا شیخ محمد عابد سندی علیہ رحمۃ اللہ الابدی نے طوالع الانوار شرح
الدر المختار مین ذکر فرمایا ہی کہ حق یہ ہی کہ اوسکے اوپر احد النسکین واجب ہی یعنی ایک چیز حج و عمرہ مین سے
اسلیے کہ حج فرض نہین ہوتا ہی بغیر استطاعت کے اور جو شخص کہ غیر کیطرف سے حج کرتا ہی وہ تو
غیر کیطرف سے احرام باندھے ہوے ہی اور اوسکو اب ممکن ہی نہین کہ اوس احرام کو اپنے
واسطے کر سکے سو اگر اوسپر حج فرض ہووے یعنی بسبب داخل ہونے کے مکہ معظمہ مین تو البتہ اوسکو
اگلے برس تک ٹھہرنا ہوگا اور اگر ایسا ہی کہ وہ استطاعت نہین پاتا اپنے ٹھہرنے کی۔ اور علیحدہ
رہ جانے کی تو اس صورت مین اسکو عمرہ کرنا کفایت کرتا ہی اسقاط واجب مین اور فقہا نے
تو حج ہی کو معین نہین فرمایا ہی کہ حج ہی واجب ہوتا ہی اوسکے اوپر جو کہ مکہ معظمہ مین داخل ہو زاد و راحلہ پر قادر
تفصیلاً و تشریحاً اور اب ایک بات فائدے کی اور جاننا چاہیے کہ جب کوئی
فقیر آفاقی کسی میقات پر پہونچ جاوے اور وہ چلنے پر قادر ہی تو حج کرنا اوسپر فرض ہو جاویگا بشرطیکہ
زاد اوسکے پاس ہو جسطرح سے کہ مکی یعنی جو لوگ کہ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہین اور وہ چلنے
پر قادر ہین بلا کلفت و مشقت تو اونپر بھی حج فرض ہی بشرطیکہ زاد اونکے پاس ہو سو اوس فقیر
آفاقی کو چاہیے کہ اپنے احرام حج مین نفل حج کی نیت نکرے اس گمان سے کہ مین تو فقیر ہون
بلکہ اوسکو چاہیے کہ فرض حج کی نیت کرے یا مطلق حج کی نیت کرے کہ مطلق نیت حج کی اور
احرام اوسکا باندھنا تاکہ فرض اوسکا ادا ہو جاوے اور اگر وہ نفل حج کی نیت کریگا تو اسصورت مین
یہ نفل حج ہوگا اور اوسکو پھر دوبارہ اپنی طرف سے حج فرض کرنا ہوگا اور نہین ہی اسطرح حال فقیر
حج بدل کرنے والے کا جو کہ آپ ابھی حج نہین کر چکا ہی اسلیے کہ وہ تو غیر کی قدرت سے آیا ہی

اور اسکا کچھ اعتبار نہین ہی اور وہ مکہ معظمہ مین داخل ہوا ہی غیر کیطرف سے احرام حج باندھکر
اور اوسکو بعد حج کے اگلے برس تک ٹھہرنے کی قدرت نہین ہی اور نہ جاکر پھر آنے کی
تو اس سبب سے اوسپر حج فرض نہوگا مگر ہان جبکہ اوسکو استطاعت ہوجاوے اوس شخص کے
جو کہ اس ارادے سے نکلا کہ وہ خود اپنی طرف سے حج کرے اور وہ فقیر ہی اور وہ جب
کسی میقات پر پہونچا اور وہ قادر ہی چلنے پر تو اسپر حج فرض ہو جائیگا بشرطیکہ اوسکے
پاس زاد ہو اگرچہ پہلے سفر اوسکا نفل تھا اور جاننا چاہیے کہ اگر کوئی فقیر
کہ جسکے پاس کچھ مال ہی نہین اور اسیطرح جو شخص کہ اوسکے پاس مال تو ہی ولیکن وہ
اوسیقدر ہی کہ جسقدر لوگون کا حق اوسپر ہی اور اوسنے حج فرض کی نیت کرکے یا مطلق
حج کی نیت کرکے حج کرلیا تو اوسکے ذمے سے حج فرض ساقط ہو جائیگا اگر بعد اسکے
کہ اوسنے بغیر استطاعت کے حج ادا کرلیا پھر وہ غنی ہو گیا بوجہ حلال مال اوسکو حاصل
ہوگیا تو دوبارہ اوسپر حج کرنا فرض نہوگا مالدار ہونے کے سبب سے اور جاننا چاہیے
کہ جائز ہی بلا کراہت اگر کوئی عورت کسی عورت کی طرف سے حج بدل کرے جبکہ شوہر
اوسکا حج بدل کرنے کے واسطے اذن اوسکو دیوے اور محرم اوسکے ہمراہ ہو مگر اولی یہ ہی
کہ عورت کیطرف سے بھی حج بدل مرد ہی کرے کیونکہ مرد کا حج اکمل ہوتا ہی اسلیے کہ مرد رمل
کرتا ہی اور سعی کے اندر دونون مینار سبز کے درمیان دوڑتا ہی اور لبیک پکار کر کہتا ہی
اور اگر کوئی عورت کسی مرد کی طرف سے حج بدل کرے تو جائز ہی مگر کراہت تنزیہیہ کے
ساتھ کیونکہ عورت کا حج انقص ہوتا ہی اسلیے کہ اوس پر رمل کرنا ہی نہین اور نہ دوڑنا
دونون مینار سبز کے درمیان مین اور نہ لبیک پکار کے کہنا اور نہ سر کھولنا اور نہ حلق
یعنی سر منڈانا اور نہ سیا کپڑا اوتارنا سو حاصل یہ کہ حج بدل مرد ہی سے کرانا اکمل ہی
اور اگر غلام اور لونڈی اپنے مولی کے اذن سے کسی کی طرف سے حج بدل کرے تو
درست ہی مگر کراہت تنزیہیہ کے ساتھ اور میت کی طرف سے حج بدل کرنا گدھے کے
اوپر جب کہ مسافت بعیدہ اور مشقت شدیدہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہی اور اونٹ کے اوپر اسکی

طرف سے حج بدل کرنا افضل ہے گھوڑے اور خچر کے اوپر کرنے سے اور **افضل یہ ہے**
کہ حج بدل کرنے والا آزاد عاقل بالغ ہو اور مسئلے حج کے اسکو معلوم ہوں اور حج بھی اپنا
وہ کر چکا ہو اور اگر حج بدل کسیکو کرنے کے واسطے کسینے امر کیا کہ تو اس برس فلانے کی طرف
سے حج کر دیوے اور روپے بھی اوسکو دیے پھر اوسنے اس برس اسکی طرف سے حج نکیا اگلے برس
اوسکی طرف سے حج کر دیا تو یہ جائز ہے حج جسکی طرف سے کریگا اوسکی طرف سے وہ ادا ہو جائیگا
اور اوسکو نفقہ واپس کرنا نہوگا **اور اب ایک بات بڑے فائدے کی ہے** اوسکو
بھی یاد رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ حج بدل کرنے والا جو مال کہ لیتا ہے حج کرنے کے واسطے
تو اس مال مین اوسکو کیا کیا تصرف درست ہے اور کیا کیا نہین درست ہے سو بیان اوسکا
یہ ہے کہ حج بدل کرنے والا امین ہے جس چیز کی احتیاج اوسکو ہو وہین اوسکو صرف کرے
جیسے غلہ اور لاون اور گوشت اور پانی اور کپڑا اور سواری خواہ کرایہ ہو یا اوسکو خریدی
لیوے اور دو کپڑے احرام کے واسطے یعنی تہ بند اور چادر اور کرایہ منزل کا کہ جہان اوترنا
ہے اور محمل اور مشک اور چھاگل اور باقی آلات و اسباب کہ جنسے راستے مین استغنا نہین ہو سکتی
ہے اور چراغ کا تیل اور وہ چیز کہ جس سے کپڑا دھویا جاتا ہے جیسے صابون اور اشنان اور
اسی طرح وہ چیز کہ جس سے سر دھویا جاتا ہے جیسے گل خیرو اور پتی بیر کی اور چوکیداری کرنے
والے کی اجرت یعنی جو کہ اسکے اسباب کی حفاظت کرے اور اوسکے جانور کی خدمت
کرے اور حلاق کی اجرت اور حمام مین داخل ہونے کی اجرت اور یہ سب چاہیے کہ بوجہ
میانہ روی کے ہوں نہ تو اسراف ہو اور نہ تنگی آوے اور اوسکو جائز ہے کہ اپنے خرچ کے دراہم
اپنے رفقا کے دراہم کے ساتھ ملا کے رکھے اور محافظت کے واسطے اوس مال کو امانت
رکھنا بھی اوسکو درست ہے اور حج بدل کرنے والا اسکے کھانے کیطرف کسیکو بلاوے
بھی نہین اور نہ خیرات کرے یعنی کھانے وغیرہ مین سے کسی فقیر کو نہ دیوے اور کسیکو قرض
بھی نہ دیوے اور اوس مال مین سے وضو کے واسطے پانی بھی نہ خریدے اور نہ غسل جنابت
کے واسطے بلکہ اگر اوسکے پاس اپنا مال نہو وے تو اس صورت مین تیمم کر لیوے اور اوس

مال مین سے بیشگی بھی نہ لگاوے اور نہ دوا علاج کرے اور کہا گیا ہی کہ حج بدل کرنے والا گر
سب وہ کہ جو حج کرنے والا خود کرتا ہی اور ذخیرہ مین ہی کہ مختار یہی ہی اور اگر امر
نے خواہ وہ موصی ہو یا کہ وصی یا وارث حج بدل کرنے والے پر وسعت کر دی ہی امر صرف
مین تو اوسکو اسصورت مین یہ سب چیزین جو کہ مذکور ہوئین کرنا درست ہی بلا خلاف اور حج بدل
کرنے والا اپنے خدمتگار پر اوس مال مین جو کہ حج کرنے کے واسطے لیا ہی کچھ خرچ نہ کرے جبکہ
اپنے کام کرنے پر خود قادر ہی اور اگر وہ ایسا نہین ہی بسبب بڑھاپے کے یا عظمت وبڑائی
کے تو اس صورت مین لطف نہ خدمتگار پر اوسکو خرچ کرنا اوس مال مین سے درست ہی اور
راستے مین جاتے آتے میت کے شہر تک اگر اسطرف پھر آوے تو خرچ اسطرح کرے کہ نہ تو
اسراف ہووے مین اور نہ تنگی اور اگر بعد فراغ حج بدل کے ارادہ مکہ معظمہ کو وطن پکڑا زادہا اللہ تعظیما
وتشریفا پھر اوسکے بعد اوسنے چاہا کہ اپنے شہر کیطرف جاوے تو اسکو اوس مال مین سے
جو کہ حج بدل کرنے کے واسطے لیا ہی خرچ کرنا درست نہین ہی اور واجب ہی غیر کی طرف سے
حج کرنے والے پر کہ جو کچھ اوسکے پاس مصارف ضروری سے بچے یعنی جو کچھ اوس مال مین
سے خرچ سے بچ گیا ہی اور تمام سامان حج کا جو کچھ کپڑے کہ اوسنے اوس مال مین سے بنوایا ہو اسکو
بھی پھیر دے ورثہ کو یا وصی کو مگر ہان ورثہ اسکے اگر اوس بچے ہوئے کو اوسکو دیدیوین
تو درست ہی یا میت خود وصیت کر جاوے اسکے واسطے ساتھ اسکے تو اسصورت مین وہ اسی کے
واسطے ہوگا اور اگر حج بدل کرنے والے نے وصی سے یون شرط کر لی ہی کہ جو کچھ نفقے مین سے
بچیگا وہ مین ہی لونگا تو یہ شرط باطل ہی اور اوسکو واجب ہی کہ اوسکو اوسکے وارثون کو پھیر دیوے
اور اگر حج جس شخص کیطرف سے کرتا ہی وہ زندہ ہی تو جو کچھ نفقے مین سے بچے وہ واسطے حج بدل
کرنے والے کے حلال نہین ہی بلکہ اوس پر واجب ہی کہ اوسکو حج بدل کرانے والے کو پھیر دیوے
مگر ہان جب وہ یون کہ دیوے وَکَّلْتُکَ اَنْ تَھَبَ الْفَضْلَ مِنْ نَفْسِکَ وَتَقْبِضَہٗ
لِنَفْسِکَ یعنی مینے تجھکو وکیل کیا ہی کہ جو کچھ اوس مال مین سے بچے وہ تو اپنے نفس کو
ہبہ کر دیوے اور اوسکو تو اپنے نفس کے لیے قبض کر لیوے اور حج بدل کرنے والا

جبکہ حج سے فارغ ہو اور وہ یوں کہے وَهَبْتُ هٰذَا الْفَضْلَ مِنْ نَفْسِيْ یعنی یہ جو کچھ نفقے میں سے
بچا ہے اوسکو میں نے اپنے نفس کو ہبہ کیا اور یہ اوسکا کہنا قائم مقام ایجاب قبول کے ہے اب
قبول کی کچھ حاجت نہیں ہے تو اس صورت میں حج بدل کرنے والے کو درست ہے کہ جو کچھ نفقے
میں سے بچے وہ اوسکو لے لیوے اور اب ایک بات اور بڑے فائدے
کی ہے وہ بھی جاننا چاہیے سو وہ یہ ہے کہ حج کرانے والے کو چاہیے کہ حج کرنے
والے کو اس طرح سے کہہ دیوے کہ تو جس طرح چاہے حج کرے یعنی خواہ فقط تو حج ہی کرے یا
قران کرے یعنی حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے یا تمتع کرے یعنی پہلے عمرے کا احرام باندھے
پھر عمرہ کرکے حج کا احرام باندھے اور یہ بھی اوسکو کہہ دیوے وَكَّلْتُكَ اَنْ تَهَبَ الْفَضْلَ مِنْ
نَفْسِكَ وَتَقْبِضَهُ لِنَفْسِكَ یعنی میں نے تجھکو وکیل کیا کہ جو کچھ نفقے میں سے بچے وہ اپنے
نفس کو تو ہبہ کر دیوے اور اوسکو تو اپنے نفس کے لیے قبض کر لیوے اور حج بدل کرنے
والا جبکہ حج سے فارغ ہو تو وہ یوں کہے وَهَبْتُ هٰذَا الْفَضْلَ مِنْ نَفْسِيْ یعنی یہ جو کچھ نفقے
میں سے بچا ہے اوسکو میں نے اپنے نفس کو ہبہ کیا اور اگر حج بدل کرانے والا مرنے کے قریب ہے تو اوسکو
چاہیے کہ وہ یوں کہدیوے کہ جو کچھ باقی کپڑوں میں سے اور خرچ وغیرہ میں سے رہے وہ تیرے واسطے
وصیت ہے اور یہ سب جب ہے کہ حج کرانے والے نے کسی شخص کو حج کرنے کے واسطے معین کیا ہے اور
اگر اوسنے کسی شخص کو معین نہیں کیا ہے تو وہ اپنے وصی سے یوں کہدیوے کہ جو کچھ نفقے میں
سے بچے وہ تو جسکو چاہے دیوے تو اوس وقت میں وصی کو جائز ہے کہ جس شخص کو حج کرنے کے
واسطے اپنی طرف سے معین کرے وہ اسیکو دیوے حاصل یہ کہ حج کرانے والے کو اس طرح چاہیے
کہ کہدیوے جسطرح کہ اوپر ذکر کیا اور یہ بھی اذن اوسکو دیوے کہ اگر تجھکو عجز حاصل ہو جاوے
تو تو کسی دوسرے شخص کو مال دیکر حج میری طرف سے کرا دینا اور یہ بھی اذن اوسکو دیوے
کہ مال سوائے ضرورتوں حج کے کسی اور چیز میں اگر اوسکو حاجت ہو تو خرچ کرنے کی
اوسکو اجازت ہے جیسے مثلاً ضرورت اوسکو ہو پانی خریدنے کے واسطے وضو کے
یا غسل جنابت کی یا کہ ضرورت اوسکو ہو دوا و علاج کی وعلی ہذا القیاس تاکہ حج کرنیوالے کو

کسی طرح کی تنگی کسی امر مین نہو اور نہ او پر واجب ہو پھیر نا بچے ہوئے نفقے کا

تمام ہوا رسالہ نہایۃ الامل فی بیان مسائل الحج البدل

حرم محترم مکہ معظمہ مین سامنے بیت اللہ شریف کے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ۔ الٰہی نجنی من کل ضیق ؛ بجاہ المصطفی مولی الجمیع ؛ وھب لی فی مدینتہ قرارا ؛ بایمان ودفن بالبقیع ۔ والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

بسمہ تعالی

خاتمۃ الطبع ہزاران ہزار شکر وسپاس بدرگاہ واہب بے قیاس کہ اندنون بتوفیقات الٰہی رسالہ نافعہ موسوم بہ نہایۃ الامل فی بیان مسائل الحج البدل تصنیف لطیف وتالیف منیف جامع البرکات منبع الحسنات حضرت مولانا المہاجر الحاج الشیخ عبد الحق دام اللہ فیوضاتہ ابن مولانا الشیخ شاہ محمد الالہ آبادی تغمدہ اللہ بغفرانہ کہ حضرت مصنف علام عالیمقام ممدوح نے اوسکو پاس عزیز ولی حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ الواہب کے محض بغرض انطباع وافادۂ عام مکہ معظمہ سے بھیجا تھا زادہا اللہ تعظیما وتشریفا باہتمام راجی مغفرت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مہتمم مطبع نظامی واقع کانپور اواخر شعبان المعظم ۱۲۹۰ھ ہجری نبوی مین حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا فقط





وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اسبات کے کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ملکی ہے مہر ودستخط مہتمم کے آخر مین ثبت کیے گئے فقط